REGD No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

67

یوم جمعہ

۶ جمادی الثانی ۱۳۷۵ھ

فی پرچہ ۱/

جلد ۱۰/۴۵ | ۲۰ صلح ۱۳۳۵ ہش ۲۰ جنوری ۱۹۵۶ء | نمبر ۱۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۹ جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

"طبیعت خراب ہے"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

- اخبار احمدیہ -

ربوہ ۱۹ جنوری۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت پہلے جیسی ہی ہے احباب کرام صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کے متعلق کراچی کی تار سے اطلاع ملی ہے۔ کہ پرسوں درد اور بے چینی میں کچھ اضافہ ہو گیا۔ اور کل رات بے خوابی اور گھبراہٹ میں گزری احباب التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین

کل بعد نماز مغرب۔ مسجد دارالرحمت وسطی میں مکرم میاں عبدالحی صاحب مبلغ انڈونیشیا نے تقریر فرمائی۔ اور انڈونیشیا کے مذہبی تاریخی اقتصادی اور تبلیغی حالات پر دلچسپ پیرائے میں روشنی ڈالی ؛

مبلغ انڈونیشیا مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب

آج ربوہ واپس تشریف لا رہے ہیں

ربوہ ۱۹ جنوری۔ مبلغ انڈونیشیا مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب معہ اہل و عیال آج (مورخہ ۱۹ جنوری بروز جمعرات) بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ واپس تشریف لا رہے ہیں۔ احباب کرام وقت مقررہ پر اسٹیشن پہونچکر اپنے مجاہد بھائی کا استقبال کریں۔ (وکالت تبشیر)

سوڈان میں وزارتی بحران

خرطوم ۱۹ جنوری۔ سوڈان کی پارلیمنٹ میں بجٹ کی تیسری خواندگی کے وقت اسمٰعیل الازہری کی حکومت کو ۴۴ کے مقابلے میں ۴۶ ووٹوں کی اکثریت سے شکست ہو گئی۔ اس کی وجہ سے وہاں ایک مرتبہ پھر وزارتی بحران پیدا ہو گیا ہے۔ پارلیمنٹ میں ایک ممبر نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا۔ اور پانچ ممبر غیر حاضر تھے کل پارلیمنٹ کے اجلاس کے بعد جناب الازہری نے کابینہ کا ایک فوری اجلاس طلب کیا۔ باخبر حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ وہ استعفےٰ نہیں دیں گے۔ بلکہ وہ اسمبلی سے مطالبہ کریں گے کہ وہ اعتماد کا ووٹ پاس کرے ؛

تہران ۱۹ جنوری۔ جنرل رزم آرا کے قتل کی تحقیقات کے سلسلہ میں ایرانی فوج نے ایران کے مشہور مذہبی لیڈر آیت اللہ کاشانی کو گرفتار کر لیا ہے

اسرائیل کے خلاف شام کی شکایت کا تصفیہ کرانے کے لئے یوگوسلاویہ کی طرف سے مفاہمت کی تجویز

شام کو جو نقصان پہنچا ہے وہ اس کے معاوضہ کا حقدار ہے

نیویارک ۱۹ جنوری۔ بحر جلیلی کے قریب اسرائیلی حملوں کے خلاف شام نے سلامتی کونسل میں جو شکایت پیش کی ہے۔ یوگوسلاویہ نے اس کا تصفیہ کرانے کے لئے مفاہمت کی تجویز پیش کی ہے۔ کل رات اس کی طرف سے سلامتی کونسل میں ایک قرارداد پیش کی گئی ہے۔ اس قرارداد میں کہا گیا ہے۔ کہ یہودیوں کے حملوں سے شام کو جو نقصان پہونچا ہے۔ وہ اس کے معاوضہ کا حقدار ہے۔

احباب جماعت کے لئے ضروری اعلان

—— از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ——

صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے اداروں کے کام کی رفتار کو تیز کرنے کے لئے فیصلہ کیا جاتا ہے۔ کہ احباب جماعت ان اداروں کی عملی نگرانی کے لئے خطوط کا سلسلہ جاری کریں۔

ایسے تمام خطوط میں نظارتوں اور وکالتوں کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی جائے۔ اور اگر وہ اپنے فرائض منصبی کی ادائیگی میں سستی کرتی ہوں یا خلیفۂ وقت اور مجلس شوریٰ کے فیصلہ جات پر عمل نہ کرتی ہوں۔ تو انہیں اس طرف توجہ دلائی جائے۔ تاہم ایسے تمام خطوط پرائیویٹ سکرٹری کے نام بھجوائے جایا کریں۔ جو وقتاً فوقتاً الفضل میں بھی چھپتے رہیں گے۔ لیکن چونکہ ایسی کوئی چیز شائع نہیں کی جاسکتی جس سے فتنہ پیدا ہو۔ اس لئے دفتر کو اختیار ہو گا کہ جس حصہ کو چاہے کاٹ دے۔

اگر اس مضمون کے متعلق پھر بھی کارروائی نہ ہو تو صحیح طریق یہ ہو گا کہ مجلس شوریٰ میں اس جماعت کا جو نمائندہ ہو وہ اسے توجہ دلائے کہ وہ مجلس شوریٰ میں مناسب رنگ میں سوال پیش کرے۔ بہرحال اصلاح تو کی جائے۔ مگر فساد کا وہ عام طریقہ جو دوسری مجالس میں سوال و جواب کے رنگ میں اختیار کیا جاتا ہے۔ اس کی اجازت نہ ہو گی ؛

خلیفۃ المسیح الثانی (ایدہ اللہ تعالیٰ)

بمبئی میں فسادات کا سلسلہ تاحال جاری ہے

پولیس کو ۱۵ مرتبہ گولی چلانی پڑی

نئی دہلی۔ ۱۹ جنوری۔ حد بندی کمیشن کی سفارشات کی روشنی میں حکومت ہند نے بمبئی کے شہر کو مرکزی انتظام کے تحت کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے۔ اس کے خلاف گزشتہ تین روز سے فسادات کا سلسلہ جاری ہے۔ کل پولیس کو ۱۵ مرتبہ گولی چلانی پڑی۔ ۸ آدمی ہلاک اور بہت سے زخمی ہوئے کل شہر میں آمد و رفت کا سلسلہ بالکل بند رہا۔ ادھر ایک اطلاع کے مطابق ۳۰ ہزار گودی مزدوروں نے بھی ہڑتال کر دی ہے۔ جن کی وجہ سے بندرگاہ پر جہازوں سے مال اتارنے اور لادنے کا سلسلہ بھی بالکل بند ہو گیا ہے حالات پر قابو پانے کے لئے شہر میں کرفیو لگا دیا گیا ہے۔ صوبائی اسمبلی کے چھ ممبروں نے جن میں ایک وزیر بھی شامل ہے مرکزی حکومت کے فیصلہ کے خلاف احتجاج کے طور پر استعفا دے دیا ہے۔

طلوع سحر اور غروب آفتاب

لاہور ۱۹ جنوری۔ آج صبح سورج ۷ بجے طلوع ہوا اور شام کو ۵ بجکر ۲۶ منٹ پر غروب ہو گا آج صبح دھند کی ہلکی سی تہ چھائی ہوئی تھی۔ اور مطلع کسی حد تک ابر آلود تھا ؛

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا ؛

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۵۶ء

علماء کرام کی ذمہ داریاں

ہم نے الفضل کی ایک قریب کی گذشتہ اشاعت میں لکھا تھا۔ کہ اگر مجوزہ دستور ساز اسمبلی نے بغیر ردّ و بدل کے بجنسہٖ منظور کرلیا۔ تو چونکہ اس میں اسلامی اصول مدنظر رکھنے کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔ ہمارے علماء کرام کی ذمہ داریاں پہلے سے بہت زیادہ بڑھ جائیں گی۔

جب تک ہمارے متداول دستور میں اسلامی اصولوں کا ذکر نہیں تھا۔ اور ہم ایک عام جمہوری دستور پر اپنا کام کاج چلا رہے تھے۔ اس وقت تک ہمارے علماء کرام کا کام یہی تھا۔ کہ وہ زور لگاتے رہیں کہ یہاں اسلامی اصولوں پر دستور بنایا جائے۔ لیکن اب جبکہ توقع ہو گئی ہے۔ کہ یہاں جو دستور بنایا جائے گا۔ اس میں اسلامی اصولوں کا لحاظ رکھا جائے گا۔ تو ہمارے علماء کرام کی ذمہ داریاں محض مطالبات سے گزر کر ایسے دستور کو کامیاب بنانے کی حد تک پہنچ چکی ہیں۔

شاید ہمارے علماء کرام خاصکر وہ لوگ جو اسلامی دستور کے لئے پراپیگنڈا کرتے رہے ہیں۔ ان دشواریوں اور مشکلات کا احاطہ نہیں کر پائے۔ جو نئے دستور کو جامۂ عمل پہنانے کے ساتھ وابستہ ہیں۔ ابھی تک یہ خیال بعض منچلے لوگوں کا جو پراپیگنڈا کے فن میں طاق ہیں مشغلہ بنا رہا ہے۔ اور ہماری دانست میں پراپیگنڈا اور نعرہ بازی کے حدود سے بڑھ کر ابھی تک انہوں نے ان ذمہ داریوں کے متعلق غور نہیں کیا ہے۔ جو ایک خالص ناموافق ماحول میں ایک اسلامی قانون کو کامیاب بنانے کے لئے عائد ہوتی ہیں۔

پاکستان کے دستوری اونٹ کا ابھی تک کسی کروٹ نہ بیٹھنے کی بنیادی وجہ یہی ہے۔ کہ خود اسلامی دستور کا مطالبہ کرنے والے ابھی تک یہ سمجھنے سے قاصر رہے ہیں۔ کہ موجودہ مغربی قسم کی جمہوریت آزادیٔ رائے اور پیدائشی انسانی حقوق میں اسلام سے ابھی بہت پیچھے ہے۔ لیکن اسلام پر مختلف لادینی اور مختلف اقوام کے مختلف قومی خصائص و رواجات کا جو اثر مرور زمانہ کے ساتھ پڑا ہے۔ انہوں نے قرآن کریم اور سنت رسول اللہؐ پر کچھ ایسے تاریک پردے ڈال دیئے ہوئے ہیں۔ کہ خود ہمارے اہل علم حضرات بھی ابھی اس کا صحیح اندازہ نہیں کر پائے۔ اور ایسی باتوں کو جن کو قرآن کریم اور سنت رسول اللہؐ دھکے دیتے ہیں۔ عین اسلامی اصول سمجھے ہوئے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ یہی اسلامی قانون کا مطالبہ کرنے والے بعض غیر رواداری باتوں اور جبر و اکراہ کو اسلام میں ثابت کرنے کے لئے قرآن کریم اور سنت رسول اللہؐ سے نکالنے کی بجائے لادینی تحریکوں کے اصولوں سے مثالیں پیش کرکے یہ سمجھتے ہیں۔ کہ انہوں نے زمین و آسمان کے قلابے ملا دیئے ہیں۔ اور بقول ان کے مغرب زدہ ذہنیت کے نزدیک اسلامی اصولوں کی حقانیت ثابت کر دی ہے۔

یہ ٹرک (Trick) مودودی صاحب اپنی تصانیف میں اکثر استعمال کرتے ہیں۔ اور برطانیہ یا امریکہ کے دساتیر اور قانون سے مثالیں دے دے کر اپنے خودساختہ یا مرور زمانہ کے ساتھ لادینی اثرات کی وجہ سے جو نظریے اسلام کو مسخ کرتے رہے ہیں۔ انہیں صحیح اور معقول ثابت کرنے کی سعی لاحاصل کرتے ہیں۔

چنانچہ ہم نے ایک گذشتہ اداریہ میں مثال کے طور پر ذکر کیا تھا۔ کہ مودودی صاحب نے اپنے رسالہ "جہاد فی سبیل اللہ" اور تصنیف "جہاد فی الاسلام" میں اپنے جارحانہ نظریہ کی تائید میں لادینی قوانین کی مثالیں پیش کی ہیں۔ اور غیر مسلموں کے ہاتھ سے بلاوجہ اقتدار چھیننے کو جہاد فی سبیل اللہ قرار دیا ہے۔ اور مغربی اہل دانش کے اس اعتراض کا جواب کہ اسلام تلوار کے ذریعہ اشاعتِ دین کی اجازت دیتا ہے۔ یہ دیا ہے۔ کہ خود اہل مغرب نے کبھی تو جوع الارض کے لئے خونریزی کی ہے۔ ان کا کیا حق ہے۔ کہ اسلام پر ایسا اعتراض کریں۔

یہ تو وہی بات ہے۔ کہ ماروں گھٹنا اور پھوٹے آنکھ۔ مغربی تہذیب کا کب یہ دعویٰ ہے۔ کہ وہ آسمانی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اتاری ہے۔ وہ تو یہی کہتے ہیں۔ کہ یہ ان کی عقل کی پیداوار ہے۔ الٰہی دین کا اور انسانی عقل کی پیداوار کا موازنہ کس طرح جائز ہے۔ اصل چیز تو قرآن کریم اور سنت رسول اللہؐ کی حقیقت سمجھنا ہے۔

ہم نے یہ مثال محض اس لئے پیش کی ہے کہ ہمارے اہل علم حضرات اپنی ان ذمہ داریوں کا اندازہ کریں جو پاکستان میں اسلامی دستور نافذ ہونے کے ساتھ ان پر عائد ہو جائیں گی۔ انہیں از سر نو اپنے ان مسلّمات کا قرآن کریم اور سنت رسول اللہؐ کی روشنی میں جائزہ لینا پڑیگا۔ جو خاصکر مثلاً موجودہ ترقی یافتہ ذہنیت کے نزدیک اسلام کو نعوذ باللہ ایک خون آشام مذہب کے رنگ میں ظاہر کرتے ہیں۔ اور انسان کے موجودہ عقلی ماحول میں مضحکہ خیز اور ناقابل عمل محسوس ہوتے ہیں۔

اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں۔ کہ ہمیں اسلام کو عقلیت کے نتائج کے مطابق بنانا چاہیئے اسلام اللہ تعالیٰ کا فرستادہ دین ہے۔ جو اس کی اٹل کتاب قرآن کریم میں موجود ہے۔ جس کا عملی نمونہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے اسوۂ حسنہ سے دکھایا ہے۔ اس لئے اس کے اصول اٹل ہیں۔ اور مغربی عقلیت جیسا کہ ہم نے شروع میں کہا ہے۔ ابھی اس کے فلسفۂ فطرت کے سامنے طفل مکتب کی حیثیت رکھتی ہے۔ اسی لئے مودودی صاحب کی طرح ہمارا مطلب یہ نہیں ہے۔ کہ ہم خود قرآن کریم کے مطابق نہ بدلیں۔ بلکہ قرآن کریم کو مغربی عقل کے مطابق ڈھال لیں۔ اس کے برخلاف ہمارا مطلب صرف یہ ہے۔ کہ ہمیں خوب غور و خوض کرنا چاہیئے۔ کہ آیا جو باتیں اسلام میں لا اکراہ فی الدین۔ لکم دینکم ولی دین اور من شاء فلیومن و من شاء فلیکفر جیسے سینکڑوں پیراؤں میں قرآن کریم میں بیان کی گئی ہیں۔ کہیں ہمارا متصورہ اسلام ان سے ٹکراتا تو نہیں ہے۔ اور ہم نے یہ باتیں غیر اسلامی تحریکوں سے تو کہیں اخذ نہیں کر لیں؟

شوریٰ انصار کے فیصلے اور زعماء و نمائندگان کی ذمہ داری

گذشتہ شوریٰ انصار (منعقدہ ۱۸، ۱۹ نومبر ۱۹۵۵ء بمقام ربوہ) پر منجملہ دیگر فیصلہ جات کے یہ فیصلہ بھی ہوا تھا۔ کہ "تعمیر دفتر انصار اللہ کے لئے ایک روپیہ فی رکن۔ سالانہ۔ تین سال تک وصول کیا جاوے۔ اسی طرح آئندہ کے لئے انصار کے سالانہ اجتماعوں کے لئے علاوہ انصار کے ماہواری چندہ کے جو نصف پائی فی روپیہ (بشرطیکہ ۲؍ ماہوار سے کم نہ ہو) پہلے سے مقرر ہے۔ ۱؍ ماہوار یعنی ۱۲؍ سالانہ بھی ہر ایک انصار سے وصول کیا جایا کرے۔ لیکن ان فیصلہ جات پر ابھی پوری طرح عملدرآمد شروع نہیں ہوا۔

چونکہ

تعمیر دفتر انصار اللہ کا کام عنقریب شروع ہونے والا ہے۔ تا آئندہ سالانہ اجتماع انصار کے موقع پر انصار کے دفتر کا ضروری حصہ تیار ہو جائے۔ اس لئے زعماء صاحبان انصار و نمائندگان شوریٰ انصار کا فرض ہے۔ کہ وہ باہمی مشورہ سے بصورت وفد یا انفرادی طور پر تعمیر دفتر کا چندہ بہت جلد وصول کرکے بنام افسر صاحب امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ بھیج کر داخل خزانہ فرماویں۔ اسی طرح اجتماع انصار کے چندہ کی وصولی بھی شروع ہو جانی چاہیئے۔ اس بارے میں جو کچھ کوشش کی جاوے۔ زعماء صاحبان اپنی کارگذاری کی رپورٹ میں اس کا ذکر فرما دیا کریں۔

(قائد انصار اللہ مرکزیہ)

شاندار کامیابی

محترمہ سیدہ ناصرہ خاتون (بنت ڈاکٹر سید عنایت اللہ شاہ صاحب افسر انچارج فاطمہ جناح سینی ٹوریم کوئٹہ) نے امسال امتحان ایم اے پنجاب یونیورسٹی سے فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا ہے۔ اور اپنے مضمون (اردو) میں یونیورسٹی میں اول آئی تھیں۔ کانووکیشن منعقدہ ۲۱؍ دسمبر ۱۹۵۵ء میں ان کو یونیورسٹی کی طرف سے ایک طلائی تمغہ عطا کیا گیا۔ اور اسی طرح ایک اور ادارہ کی طرف سے ایک نقرئی تمغہ بھی دیا گیا۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔

اب محض دینی مسائل پیش کرنے سے مغرب میں اسلام کو ترقی نہیں دی جاسکتی

تبلیغ کو کارگر بنانے کیلئے ضروری ہے کہ ہم عملی نمونہ کے ذریعہ ان پر اسلام کی فضیلت ظاہر کریں

انکو یہ باور کرانے کی ضرورت ہے کہ اسلامی تعلیم پر عمل پیرا ہونے سے وہ اپنے آپ کو زندگی کے ہر شعبہ میں اعلیٰ اخلاق اور عمدہ سیرۃ و کردار کا مالک بنا سکیں گے

"مغرب میں تبلیغ اسلام" کے موضوع پر ہز ایکسی لنسی چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی تقریر

ربوہ ـــــ عالمی عدالت انصاف کے جج ہز ایکسی لنسی چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے مورخہ ۱۴ جنوری کو ہفتہ کے روز جامعۃ المبشرین میں "مغرب میں تبلیغ اسلام" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے مغرب کے مخصوص حالات کے پیش نظر تبلیغ اسلام کے علمی اور عملی تقاضوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اور اس ضمن میں واضح فرمایا۔ کہ اب محض دینی مسائل کے ساتھ وہاں اسلام کو ترقی نہیں دی جاسکتی۔ وہاں لوگ اسلام کی بنیادی تعلیم اور اس کی خوبیوں کا اعتراف کرنے کے باوصف تمدن و معیشت سے متعلق روزمرہ کے مسائل کو بہت اہمیت دیتے ہیں۔ اور اس بات کے متمنی ہیں۔ کہ ان کے سامنے جو تعلیم پیش کی جاتی ہے اس پر عمل کر کے دکھایا جائے۔ پس اب وہاں تبلیغ کو کارگر بنانے کے لئے ضروری ہے کہ ہم یہاں تربیتی پہلو کو کمال تک پہنچا کر اپنے عمل سے تبلیغ کریں۔ اور اس طرح ان پر یہ امر اچھی طرح واضح کر دیں۔ کہ اسلامی تعلیم پر عمل پیرا ہونے سے روزمرہ کے معاملات اور عام شہری اخلاق میں بھی ان کا قدم پیچھے نہیں ہٹے گا۔ بلکہ وہ آگے قدم بڑھا کر ہر جہت اور ہر لحاظ سے اپنے آپ کو اعلےٰ اخلاق اور عمدہ سیرۃ و کردار کا مالک بنا سکیں گے۔

محترم چوہدری صاحب بالقابہ نے دوران تقریر میں اس امر پر بھی روشنی ڈالی کہ اس مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے کن اقدامات اور احتیاطوں کی ضرورت ہے۔ اور ان کو پورا کرنے کا طریق کیا ہے۔

محترم چوہدری صاحب بالقابہ نے یہ تقریر جامعۃ المبشرین کی نئی زیر تکمیل عمارت کے ہال میں ۱۴ جنوری کو بعد دوپہر ارشاد فرمائی۔ آپ کے تشریف لانے سے قبل ۲½ بجے تک ہال پُر ہو چکا تھا۔ اور سامعین ہال کے باہر چٹائیوں پر بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ کے تشریف لانے پر تمام حاضرین نے کھڑے ہو کر آپ کا استقبال کیا۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو جامعہ کے ایک طالب علم کمال یوسف صاحب نے کی۔ بعدہ جامعہ کے پرنسپل مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب نے محترم چوہدری صاحب کی خدمت میں درخواست کی۔ کہ آپ "مغرب میں تبلیغ اسلام" کے موضوع پر اپنے قیمتی خیالات سے حاضرین کو مستفید فرمائیں۔

محترم چوہدری صاحب موصوف نے تشہد تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا اس موضوع سے متعلق اصولی باتیں تو میں جلسہ سالانہ کے موقع پر اپنی تقریر میں بیان کر چکا ہوں۔ آج میں یہ سمجھتے ہوئے کہ میری سابقہ تقریر کا خلاصہ آپ سب کے ذہن میں محفوظ ہوگا۔ اس کی بعض تفصیلات بیان کرنے کی کوشش کروں گا۔ اور اس ضمن میں ان عملی اقدامات پر روشنی ڈالوں گا۔ جو مغربی ممالک میں اسلام کی تبلیغ کو کارگر بنانے کے لئے ضروری ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ان میں سے بعض اقدامات کو سر دست عملی جامہ پہنانا ممکن نہ ہو۔ لیکن ان کی اہمیت کے پیش نظر ان کا ذکر بھی ضروری ہے کیونکہ وسائل مہیا ہونے پر بعد میں ان کو عملی جامہ پہنایا جا سکتا ہے۔

سب سے پہلی ضرورت

سو اس ضمن میں سب سے پہلی ضرورت تو یہ ہے کہ یہاں غیر ملکی زبانوں کی تعلیم دینے کے لئے ایک مرکزی اکیڈیمی قائم ہونی چاہیئے۔ پھر اس اکیڈیمی کو صرف مغربی ممالک کی زبانوں تک ہی محدود نہ رکھا جائے۔ بلکہ اس میں عربی زبان کی تعلیم کا بھی خاطر خواہ انتظام ہو۔

عربی زبان کی اہمیت

عربی کی دینی اہمیت سے تو ہم سب واقف ہی ہیں قرآن مجید عربی زبان میں نازل ہوا اور دیگر اسلامی علوم کا بیشتر حصہ بھی اسی زبان میں محفوظ ہے۔ اس لحاظ سے عربی زبان کا مطالعہ اور اس پر کما حقہ دسترس کی اہمیت اظہر من الشمس ہے۔ لیکن سیاسی اعتبار سے بھی اب عربی کی اہمیت بہت بڑھ گئی ہے اور مغربی ممالک میں بھی اس کو بڑی قدر و منزلت اور وقعت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ ان حالات میں اس کو سیکھنا اور اس پر عبور حاصل کرنا ہر لحاظ سے اپنے اندر بہت اہمیت رکھتا ہے

عربی سیکھنے کا صحیح طریق

جہاں تک عربی کا تعلق ہے ہمارے ملک میں اس کی تعلیم کا جو طریقہ رائج ہے وہ بہت ناقص ہے۔ لوگ صرف و نحو کے قواعد میں اس طرح الجھ کر رہ جاتے ہیں کہ زبان سیکھنے کا سب ذوق مارا جاتا ہے۔ اور لوگ بالعموم ہمت ہار بیٹھتے ہیں۔ پھر جو لوگ اسے سیکھتے بھی ہیں۔ وہ اس بارے میں ایک زندہ زبان سیکھنے کا پورا حق ادا نہیں کرتے۔ زبان سیکھنے کے یہ معنی نہیں ہیں کہ انسان اس زبان میں کتابیں پڑھ سکے یا یہ کہ خود اس میں مضامین اور کتابیں وغیرہ لکھ سکے زبان سیکھنے میں جس چیز کو خاص اہمیت حاصل ہے وہ یہ ہے کہ انسان نہ صرف یہ کہ زبان کو سمجھ سکے بلکہ وہ اس زبان کے اصل محاورے اور اسلوب کے مطابق بولنے اور اس میں اپنے مافی الضمیر کو پوری جامعیت کے ساتھ ادا کرنے پر بھی قادر ہو۔ اس میں خاطر خواہ کامیابی اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ عرب اساتذہ کی خدمات حاصل کی جائیں۔ شام کی جماعت میں ایسے لوگ موجود ہیں۔ جن کی خدمات سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ عربی زبان بے شک بہت وسیع زبان ہے۔ لیکن یہ اتنی مشکل نہیں ہے جتنا ہم نے خود اسے اپنے لئے مشکل بنا رکھا ہے۔ اگر اہل زبان اساتذہ سے عربی پڑھی جائے تو یہ نسبتاً کم وقت میں اور زیادہ مہارت کے ساتھ سیکھی جا سکتی ہے

مغربی زبانوں کی تحصیل

مغرب میں اسلام کی تبلیغ کو کارگر [illegible] کے لئے جہاں عربی زبان پر پوری دسترس ضروری ہے۔ وہاں مغربی زبانیں بھی سیکھنا اور اس طور پر سیکھنا از بس ضروری ہے کہ ان کے محاورے اور اسلوب پر ہم پوری طرح حاوی ہو جائیں۔ اگر کوئی شخص غیر ملکی زبان بولنے میں محاورے کا لحاظ نہ کریگا تو اہل زبان اس کی بات پر کبھی سنجیدگی سے غور نہیں کریں گے۔ دراصل زبان مافی الضمیر کے حق میں لباس کی حیثیت رکھتی ہے۔ جب تک ہم اپنے مافی الضمیر کو وہ لباس نہیں پہنائیں گے۔ کہ جس سے دوسرے ملکوں کے لوگ اسے شناخت کر سکیں۔ وہ ہماری طرف متوجہ نہیں ہوں گے۔ پس مغربی زبانوں کو سیکھنے کی طرف خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اور یہ ضرورت اس وقت تک کما حقہ پوری نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ زبانوں کی یہاں اکیڈیمی قائم نہ ہو اور تعلیم و تدریس کے لئے اہل زبان اساتذہ کی خدمات حاصل نہ کی جائیں۔ اکیڈیمی کا مطلب ہی یہ ہے کہ اس میں پڑھانے [illegible] خود اہل زبان ہوں اگر اس طرف توجہ [illegible] تو مختلف ممالک کے اہل زبان [illegible] ہیں۔

دوسرا اہم کام

[illegible] چوہدری صاحب موصوف نے [illegible] کی اکیڈیمی قائم کرنے کی اہمیت [illegible] واضح کرنے کے بعد فرمایا۔ تبلیغ اسلام کے [illegible] میں دوسرا اہم کام یہ ہے کہ اسلام [illegible] متعلق اہل مغرب کے جو خیالات ہیں۔ اور آجکل جس قسم کے وہ اعتراضات کرتے ہیں۔ ہمارے ان مبلغین کو جو وہاں بھیجے جائیں۔ [illegible]

اعتراضات کے بنیادی طور پر سادہ جواب آنے چاہئیں۔ یعنے اسلام کے متعلق ان کے خیالات کا تجزیہ کرنے اور ان کے اعتراضات کے عام فہم اور سادہ جوابات تیار کرنے کا یہاں پر انتظام کیا جائے۔ اور یہاں پر علماء کی ایک ایسی اکیڈیمی ہو کہ جو ان اعتراضات کی چھان بین کر کے مبلغین کے لئے ضروری مواد مہیا کرتی رہے۔ بالفاظ دیگر اس اکیڈیمی میں علماء مختلف ممالک کی ضروریات کے مطابق زیر بحث مسائل کے متعلق ہر آن ریسرچ کرتے اور مبلغین کی راہ نمائی کرتے رہیں۔

مغرب میں اسلام کی طرف توجہ

علماء کی اکیڈیمی اور اس کی اہمیت پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے محترم چوہدری صاحب نے فرمایا یہ خدا کا فضل ہے۔ کہ اہل مغرب میں اب اسلام کی طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے۔ اس میں شک نہیں وہاں ایسے لوگ اب بھی ہیں۔ جو اسلام کے متعلق تعصب رکھتے ہیں۔ اور ضد اور ہٹ دھرمی کی بناء پر اس کی مخالفت کرنے کے عادی ہیں۔ لیکن اس میں بھی شک نہیں ہے۔ کہ اب وہاں ایک ایسا طبقہ ضرور پیدا ہو گیا ہے۔ جو آئندہ پیش آنے والے خطرات سے خائف ہو کر اس تلاش میں ہے۔ کہ آیا دنیا کو روحانی۔ اخلاقی۔ تمدنی اور معاشرتی لحاظ سے ایسے اصولوں پر چلایا جا سکتا ہے۔ کہ جو یہ اطمینان دلا دیں۔ کہ انسانی زندگی کے ہر شعبہ میں اخلاق کا اتنا غلبہ ہو جائے گا کہ جس کے زیر اثر سائنسی ایجادات کو تباہی کے لئے استعمال کرنا ممکن نہ رہے گا آج سائنسی ایجادات کی بدولت ایسے ایسے ہلاکت خیز ہتھیار ایجاد ہو چکے ہیں۔ کہ جن کی مدد سے ملک کا ملک وہاں جائے بغیر تباہ کیا جا سکتا ہے۔ اس صورت حال نے جنگ کی ہلاکت آفرینی کو اس حد تک بڑھا دیا ہے۔ کہ ہر شخص خواہ وہ فوجی ہو۔ یا دیہات و شہر کا ایک عام باشندہ۔ ایک ایسی تباہی کی زد میں ہے۔ کہ جس سے نجات پانا انہیں بظاہر ناممکن نظر آرہا ہے۔ سو پیش آنے والے خطرات کے احساس نے انہیں اس بات پر مجبور کر دیا ہے۔ کہ وہ کسی بہتر نظام زندگی کی تلاش کریں کہ جو بنیادی طور پر اس عام ہلاکت کے امکان کو ختم کر دے جہاں تک مذہب سے رہنمائی حاصل کرنے کا سوال ہے۔ وہ خود مانتے ہیں۔ بعض علی الاعلان طریق پر اور بعض دل زبان سے کہ دوسرے مذاہب میں ایسی تعلیم نہیں ہے۔ کہ جو ہماری مشکلات کو حل کر سکے۔ اسلام کے متعلق ان کا نظریہ یہ ہے۔ کہ پہلے تو اس میں ایسی خوبیاں تھیں لیکن اب نہیں ہیں۔ دراصل وہ ذہنی طور پر یہ اطمینان چاہتے ہیں کہ کیا اسلام کی خوبیاں موجودہ حالات میں بھی ہمارے لئے فلاح و نجاح کا موجب بن سکتی ہیں۔ جب تک ان کو ذہنی طور پر اطمینان حاصل نہ ہو وہ کسی چیز پر خواہ وہ کتنی ہی اچھی کیوں نہ ہو عمل نہیں کر سکتا۔ ہمارا دعوےٰ ہے کہ اسلام میں وہ خوبیاں اب بھی ہیں۔ اور ان کی مدد سے موجودہ زمانہ کی مشکلات کو حل کیا جا سکتا ہے۔ سو یہ ہمارا کام ہے کہ ہم ان کی الجھنوں کا صحیح جائزہ لے کر انہیں ذہنی طور پر اطمینان دلائیں کہ فی الواقعہ اسلام میں ان کی مشکلات کا حل موجود ہے۔

مغرب کے نو مسلموں کی تربیت

پھر اس مخصوص طبقہ کی اسلام کے متعلق حسن ظنی سے فائدہ اٹھانے کے علاوہ ہماری جماعت کو ایک اور مرحلہ بھی درپیش ہے اور وہ ان لوگوں کی تربیت سے تعلق رکھتا ہے جو مغربی ممالک میں اسلام قبول کر کے ہماری جماعت میں شامل ہو رہے ہیں۔ ان کی تربیت کے ضمن میں جو مسائل پیدا ہو سکتے ہیں ان کی طرف ابھی ہماری توجہ کم ہے۔ وہاں جو لوگ احمدی ہو جاتے ہیں وہ کہتے ہیں بلاشبہ اسلام کی تعلیم بہت ارفع و اعلےٰ ہے۔ اور اس کی بنیادی خوبیوں کی وجہ سے ہی ہم نے اسے قبول کیا ہے۔ لیکن اس تعلیم کو ہم اپنی زندگیوں میں کس طرح رائج کریں۔ اور روزمرہ کے معاملات پر اسے کیونکر حاوی بنائیں بنیادی تعلیم پر تو وہ ایمان لے آئے ہیں۔ اور حتی الامکان اس پر عمل پیرا ہونے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔ لیکن بعض معاملات میں صحیح رہنمائی نہ ہونے کی وجہ سے ان کے لئے الجھن کا پیدا ہونا عین ممکن ہے۔ مثال کے طور پر زندگی کے بیمے کا سوال ہے۔ اس کا مقصد فی نفسہٖ اچھا ہے لیکن عملاً اس میں آگے چل کر جوئے یا سود کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح یہ امر بھی ان پر واضح کرنے کی ضرورت ہے کہ لائف انشورنس کی کیا حقیقت ہے یا اور اسی قسم کے اور دوسرے مسائل جو روزمرہ کی زندگی سے تعلق رکھتے ہیں پیدا ہو سکتے ہیں۔ جن کا وہ ہم سے حل چاہیں گے۔ ایسے تمام مسائل کو یہاں حل کرنا چاہیئے۔ پس وہاں ایک وہ طبقہ ہے جو ایک نئے نظام زندگی کی تلاش میں اسلام کی طرف مائل ہو رہا ہے۔ اور دوسرے وہ لوگ ہیں۔ جو اسلام قبول کرنے کے بعد زندگی کے مسائل میں قدم قدم پر رہنمائی کے طالب ہیں۔ ان دونوں طبقوں کے مسائل کو حل کرنے کے لئے یہاں پر علماء کی اکیڈیمی کا ہونا از حد ضروری ہے۔ ان علماء کا یہ کام ہے جو اس اکیڈیمی میں شامل ہوں کہ وہ ریسرچ کر کر کے ان کا ایسا عام فہم اور سادہ حل تیار کریں کہ جس سے ان دونوں طبقوں کی صحیح معنوں میں رہنمائی ہو سکے۔

عملی نمونہ کی ضرورت

اسی ضمن میں اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ وہاں لوگ اسلام کے متعلق کس قسم کی معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ محترم چوہدری صاحب نے بتایا اب وہ محض یہ معلوم کرنا نہیں چاہتے کہ خدا تعالےٰ ہے اور اس کیا تھ ان کا تعلق قائم ہو سکتا ہے۔ وہ اس امر کو تسلیم کرتے ہوئے زیادہ زور اس بات پر دیں گے۔ کہ روزمرہ کے معاملات میں اسلام ہماری کیا رہنمائی کرتا ہے آیا اس کی پیش کردہ تعلیم قابل عمل ہے یا نہیں۔ اور اگر ہے تو پھر اسے زندگی کے معمولات میں رائج کر کے دکھایا جائے۔ اگر ہم ان پر اسلام کی حقانیت ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ تو پھر ہمیں ان کا یہ مطالبہ پورا کرنا ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ اب محض مسائل کے ساتھ مغرب میں اسلام کی ترقی نہیں ہو سکتی۔ ہمیں وہاں مسائل سے بڑھ کر اپنے عمل سے تبلیغ کرنا ہوگی۔ سو اگر ہم تبلیغ کو کارگر بنانا چاہتے ہیں۔ تو ہمیں علمی ریسرچ کے ساتھ ساتھ تربیتی پہلو کو کمال تک پہنچانا ہوگا۔ اس علمی اور عملی حصہ کی مشق یہاں شروع ہو جانی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ہم مومن کو فرقان عطا کرتے ہیں۔ سو وہ فرقان ہماری زندگیوں میں نظر آنا چاہیئے۔ اس کے بغیر ہم اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ہمیں یہ اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اب مغرب میں نوے فی صدی تبلیغ عمل سے ہوگی۔ اب ان کا سیدھا سا سوال یہ ہوگا۔ کہ شہری اخلاق کا معیار لین دین فرض شناسی۔ وقت کی قدر اور بہت سے دوسرے معاملات میں ہم پہلے ہی بہت آگے ہیں۔ اب اگر آپ ہمیں

چندہ امداد درویشاں کیلئے خاص اپیل

دوست اس کارِ خیر کی طرف فوری توجہ فرمائیں

— رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی —

مجھے اطلاع ملی ہے کہ کچھ عرصہ سے امداد درویشاں کے چندہ میں بہت کمی آگئی ہے۔ حالانکہ جب کہ میں نے کچھ عرصہ ہوا احباب کو اطلاع دی تھی۔ اس وقت سیلاب کے غیر معمولی نقصانات کی وجہ سے قادیان کے درویشوں اور ان کے عزیزوں کو پہلے سے بھی زیادہ امداد کی ضرورت ہے۔ اور قادیان میں سلسلہ احمدیہ کی جن عمارات کو بارشوں کی وجہ سے نقصان پہونچا ہے۔ انہیں دوبارہ تعمیر کرانے کے لئے بھی ہزارہا روپیہ درکار ہے۔ گویا اس وقت چندہ امداد درویشاں کے تعلق میں دو قسم کی ضروریات درپیش ہیں۔ اوّل ان درویشوں کی امداد جنہیں نقصان پہونچا ہے۔ اور دوسرے قادیان کی انجمن کی امداد جس نے بہت سی منہدم شدہ عمارات دوبارہ تعمیر کرائی ہیں۔ دوسری طرف ہندوستان کی جماعتیں بالعموم نہ صرف تعداد میں کم ہیں۔ بلکہ مالی لحاظ سے بھی بحیثیت مجموعی بہت کمزور ہیں:

ان حالات میں پاکستان کے دوستوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اس وقت چندہ امداد درویشاں کی طرف خاص توجہ دیں اور احباب قادیان کی امداد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اس بات کو کبھی نہیں بھولنا چاہیئے۔ کہ قادیان کے درویش انفرادی حیثیت میں وہاں نہیں بیٹھے ہوئے۔ بلکہ حقیقتاً اور مذہب کی روح کے لحاظ سے وہ قادیان میں ساری جماعت احمدیہ کے نمائندہ ہیں۔ اور سلسلہ کے مقدس مقامات کو آباد رکھنے اور ان کی خدمت بجا لانے کا مقدس فرض ادا کر رہے ہیں۔

پس میں احباب پاکستان کی خدمت میں پرزور اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ اس نازک وقت میں اپنے فرض کو پہچانیں۔ اور دست تعاون اور قربانی کی روح کے ساتھ اس کام میں حصہ لیں۔ اور چندہ امداد درویشاں کی مد میں بیش از بیش رقوم بھجوا کر خدا کے حضور سرخرو ہوں۔ مجھے افسوس ہے کہ جہاں موجودہ حالات میں یہ چندہ بڑھنا چاہیئے تھا۔ وہاں وہ گزشتہ چند ماہ سے بہت ہی کم ہو گیا ہے۔ حالانکہ سچے مومنوں کا قدم ہر لحظہ آگے اٹھنا چاہیئے۔ اور یہ امداد تو درحقیقت درویشوں کی امداد نہیں بلکہ سلسلہ کی امداد اور ایک مقدس فریضہ کی ادائیگی کا رنگ رکھتی ہے۔

پس اے دوستو! اپنے فرض کو پہچانو اور اس خاص موقعہ پر غیر معمولی توجہ اور غیر معمولی قربانی کے ساتھ بڑھ چڑھ کر چندہ بھجواؤ۔ تاکہ نہ صرف مصیبت زدہ درویشوں کی امداد ہو سکے۔ اور نہ صرف منہدم شدہ عمارتوں کی تعمیر کی جا سکے۔ بلکہ اس نمائندگی کا بھی حق ادا ہو۔ جو آپ لوگوں کی طرف سے قادیان کی انجمن اور قادیان کے درویش کر رہے ہیں۔ قادیان کا درویشی حلقہ دراصل ہمارے لئے ایک مقدس روضہ ہے۔ جیسا کہ آئینہ کمالات اسلام والے کشف میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے ایک روضہ قرار دیا ہے۔ پس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں دوستوں سے عرض کرتا ہوں کہ

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا ٭ بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

تمام رقوم ربوہ کے پتہ پر آنی چاہئیں ٭ والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اس سے آگے لے جاتے ہیں۔ تو خیر اور اگر آپ کا مقصد یہ ہے۔ کہ ہم پیچھے قدم اٹھائیں۔ تو پھر ہم اسلام کیوں قبول کریں۔ ہم محض زبانی جواب سے ان کی تسلی نہیں کر سکتے۔ ہاں ہمارا اپنا عمل اگر وہ فی الحقیقت اسلامی تعلیم کا پوری طرح آئینہ دار ہے۔ ان کی تسلی کر سکتا ہے۔ اور ان کو یہ باور کرا سکتا ہے۔ کہ اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے سے ان کا قدم پیچھے نہیں ہٹے گا۔ بلکہ وہ آگے قدم بڑھا کر ہر جہت اور ہر لحاظ سے اعلیٰ اخلاق اور عمدہ سیرت و کردار کے مالک بن سکیں گے۔ اسلام کا تو دعویٰ ہی یہ ہے۔ کہ اسلام زندگی سے منہ موڑنے کا نام نہیں ہے۔ وہ رہبانیت کی تعلیم نہیں دیتا۔ بلکہ وہ آگے بڑھ کر زندگی کو کامیاب بنانے اور فوز و فلاح سے ہمکنار ہونے کی تعلیم دیتا ہے۔ اسی لئے میں نے اپنی گذشتہ تقریر میں کہا تھا۔ کہ اب ہم دنیا کی نگاہ میں ایک مشاہدے کے مقام پر کھڑے ہیں۔ ہم میں سے ہر شخص کو یہ سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اب مجھ پر میری ہی نظر نہیں۔ بلکہ ایک دنیا کی نظر ہے۔ میری ہر حرکت و سکون سے دنیا یہ اندازہ لگا رہی ہے۔ کہ اسلام کی تعلیم عملی جامہ پہننے کے قابل ہے یا نہیں ہے۔ یہ ایک بہت بڑا امتحان کا مقام ہے۔ ہمارے ہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسی ہستیاں ہیں۔ کہ جن کی زندگیوں کو اسلامی معاشرت کا ایک نمونہ قرار دیا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ مثالیں اتنی عام نہیں ہیں۔ کہ باہر سے آنے والا ہر شخص یہ گواہی دے سکے کہ روزمرہ کے معاملات اور عام شہری اخلاق کے اعتبار سے اسلام کی تعلیم قابل عمل ہے۔ پس عملی پہلو پر بہت زیادہ زور دینے کی ضرورت ہے۔ اسی کی مشق یہاں ہونی چاہیئے۔ اس مشق کا مغرب میں تبلیغ کے کارگر ہونے پر گہرا اثر پڑیگا۔

تیسرا اہم امر

علماء کی اکیڈیمی اور اس کے عملی مقتضیات پر تفصیل سے روشنی ڈالنے کے بعد محترم چودھری صاحب نے تربیت اور عملی نمونہ کے ضمن میں ایک اور اہم امر کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا۔ بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں۔ جو بظاہر معمولی نظر آتی ہیں۔ لیکن وہ اس لحاظ سے بہت اہم ہوتی ہیں۔ کہ ان کی وجہ سے دوسروں پر رعب پڑتا ہے۔ اور وہ اچھی رائے قائم کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک بات یہ ہے۔ کہ انسان وقار کے ساتھ زندگی گذارے۔ اسلام نے ہر امر میں وقار کو ملحوظ رکھنے کی تعلیم دی ہے۔ ایک دفعہ ایک شخص صرف ایک پاؤں میں جوتا پہنے ہوئے جا رہا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جب اسے دیکھا۔ تو آپ نے فرمایا۔ دونوں جوتے پہنو یا پھر یہ ایک جوتا بھی اتار دو۔ آپ کی اس تاکید کی وجہ یہی تھی۔ کہ اس کا اس طرح پھرنا وقار کے منافی تھا۔ پس اس قسم کی چھوٹی چھوٹی باتیں بھی اسلام کا حصہ ہیں انہیں غیر اہم سمجھ کر ترک کرنے سے انسان کا رعب جاتا رہتا ہے۔ اور وہ دوسروں پر اثر ڈالنے کی اہلیت کھو بیٹھتا ہے۔ اس لحاظ سے تربیتی حصوں پر بہت زیادہ زور دینے کی ضرورت ہے۔ تاکہ ہماری ہر حرکت و سکون دوسروں کے لئے جاذب توجہ ہو۔ اور ان کے دل گواہی دے سکیں۔ کہ یہ ایک برتر تہذیب و ثقافت پر عمل پیرا ہیں۔

اسی طرح سادہ زندگی گذارنے اور اپنا کام خود اپنے ہاتھ سے کرنے کی عادت ہے۔ اگر ہم اس کو ترک کریں گے۔ تو تکلفات اور تن آسانی کی وجہ سے دل بدن ہمارا وجود ایک ناکارہ وجود بنتا چلا جائے گا۔ جہاں اس کا عملی زندگی میں ہمیں خود نقصان پہنچیگا۔ وہاں ایک نقصان یہ بھی ہوگا۔ کہ دوسرے لوگوں پر برا اثر پڑیگا۔ اور وہ ہمارے اس نمونہ کی وجہ سے اسلام کے متعلق بدظن ہو جائیں گے۔ ایک طرف تو ہم زبان سے یہ کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی بہت سادہ تھی۔ آپ گھر میں اپنا کام خود اپنے ہاتھ سے کر لیتے تھے۔ بلکہ گھریلو کاموں میں ازواج مطہرات کا ہاتھ بھی بٹا دیتے تھے۔ لیکن سوچنے والی بات یہ ہے کہ ہم میں سے کتنے ہیں جو خود اپنے ہاتھ سے کام کرنے کو عار نہیں سمجھتے۔ پلیٹ فارم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا خلق اس حال میں بیان کرنا کہ ہمارا اپنا عمل اس کے مطابق نہ ہو۔ دوسروں پر کیا اثر ڈال سکتا ہے۔ یہ اور اسی قسم کی اور بہت سی چھوٹی چھوٹی باتیں ایسی ہیں کہ جن میں اہلِ مغرب ہم سے بہت آگے ہیں۔

مثال کے طور پر امریکہ میں لوگ اس بات کا بہت خیال رکھتے ہیں۔ کہ کھانا کھانے کے وقت سے آدھ گھنٹے قبل اور اس کے آدھ گھنٹے بعد تک کے درمیانی عرصہ میں کسی سے ملنے کے لئے اس کے گھر نہ جایا جائے۔ تاکہ اس کو غیر متوقع مہمان کی آمد پر خواہ مخواہ تردد نہ کرنا پڑے۔ اور اگر کوئی شخص بعض ناگزیر حالات کی وجہ سے آہی جائے۔ یا کوئی شخص باقاعدہ مدعو ہو۔ اور پھر وہ کسی کے ہاں مہمان کے طور پر جائے۔ تو پھر مہمان اور میزبان دونوں کھانے سے فارغ ہونے کے بعد بلا تکلف باورچی خانے میں چلے جاتے ہیں۔ اور وہاں جا کر برتن وغیرہ دھو کر الماری میں خود ہی رکھ دیتے ہیں۔ تاکہ گھر والوں پر خواہ مخواہ کام کا بوجھ نہ پڑے۔ ایسے ماحول میں اگر ہم سادہ زندگی کے متعلق اسلام کی تعلیم پیش کریں۔ اور اس کی تائید میں انہیں رسول اللہ صلعم کی زندگی کے واقعات سنائیں۔ درآنحالیکہ ہمارا اپنا عمل اس کے مطابق نہ ہو۔ تو وہ یہی کہیں گے کہ یہ روحانیت کے تو آسمان کھول دیتا ہے۔ لیکن خود بڑا نکما ہے۔ اس ضمن میں محترم چودھری صاحب بالقابہ نے خود اپنے ہاتھ سے کام کرنے دوسروں کی مدد کے لئے مستعد رہنے۔ وقت کی پابندی کا لباس میں باقاعدگی اور صفائی کا لحاظ رکھنے اور تقریر میں نرمی و ملاطفت کا اسلوب اختیار کر... کا خاص طور پر ذکر کیا۔ اور ان کی بعض تفصیلات پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا۔ یہ سب ایسی چیزیں ہیں۔ کہ جن کا ہمیں اپنے آپ کو عادی بنا... چاہیئے۔ اور اپنے آدمیوں کی اس طرح تربیت کرنی چاہیئے۔ کہ دوسروں کو پلیٹ فارم کی تقریر... اور عمل میں سرِمو فرق نظر نہ آئے۔ یہ جبھی ہو سکتا ہے۔ کہ ہم میں سے ہر شخص یہ سمجھ لے۔ ... مجھے دنیا کے سامنے اسلامی زندگی کا ایک نمو... پیش کرنا ہے۔ وہ ہر آن یہ سوچتا رہے۔ کہ میں اپنی ہر حرکت و سکون میں اسلامی زندگی بسر کر... ہوں یا نہیں۔

محترم چودھری صاحب بالقابہ کی اس... تقریر کے بعد جامعۃ المبشرین کے پرنسپل صا... نے ایک مختصر سی تقریر میں اس فاضلانہ او... بصیرت افروز خطاب پر جامعہ کے اساتذہ او... طلباء کی طرف سے آنمحترم کی خدمت میں ممنونی... اور گہرے جذباتِ تشکر کا اظہار کیا۔ اور اسی طر... یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

جامعۃ المبشرین اور تبلیغ اسلام کا فریض...

بعدہٗ پرنسپل صاحب نے محترم چودھری صاحب ... جامعہ کے اساتذہ کا تعارف کرایا۔ اس کے بعد محتـ... چودھری صاحب پرنسپل صاحب کی معیت میں ا... کے آفس میں تشریف لے گئے۔ جہاں آپ نے جامعـ... کے رجسٹر میں حسب ذیل عبارت اپنے قلم سے تحریر...

جامعۃ المبشرین بھی اسلام اور... احمدیت کے مینار کی تعمیر کا فرض اپنے ذمہ لئے ہوئے ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب بزرگوں کو جو جامعہ کے ساتھ کسی نہ کسی رنگ میں وابستہ ہیں۔ توفیق... عطا فرمائے۔ کہ وہ کثرت سے ایسے مبشرین... پیدا کرنے میں کامیاب ہوں۔ جو اسلام... کا نور دنیا کے کناروں تک پہنچانے اور بنی نوع انسان کو اپنے وقت کی شناخت کرانے میں کامیاب ثابت ہو... آمین۔

دستخط (ظفر اللہ خاں)
۱۴ ؍ جنوری ۵۶ء

صدقہ جاریہ

صدقہ جاریہ ایک ایسی شاندار نیکی ہے۔ کہ جس کے ثمرات انسان کی دنیاوی زندگی کے ختم ہو جانے کے بعد بھی ملتے رہتے ہیں۔ اور اخروی زندگی شاندار بن جاتی ہے

اسلام کی اشاعت کر کے خدا تعالےٰ کی بھولی بھٹکی مخلوق کو راہ راست پر لانا اور اس کے دل میں دین کے لئے محبت پیدا کرنا بھی ایک صدقہ جاریہ ہے۔ اور جماعت احمدیہ کے قیام کی اصل غرض یہی ہے کہ اس کے ذریعہ دین سے غافل لوگوں کو اسلام کے جھنڈے تلے جمع کیا جائے اور ان کو خدا تعالےٰ کے مقدس رسول محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کا متبع بنایا جائے

اخبار الفضل کی اشاعت میں وسعت آپ کو اس معاملہ میں بہت بڑی مدد دے گا۔ آپ کسی مستحق کے نام روزنامہ الفضل یا خطبہ نمبر جاری کروا کر بھولے بھٹکے لوگوں کو راہِ راست پر لانے کے سامان بہت آسانی سے مہیا کر سکتے ہیں۔ یہ بھی آپ کا صدقہ جاریہ ہوگا۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

لجنات اماء اللہ توجہ کریں

چندہ سیکنڈ نیوین مشن

نئے سیکنڈ نیوین مشن کے لئے لجنہ اماء اللہ کے ذمہ تین ہزار کی رقم لگائی گئی تھی جو ایک سال میں پوری کرنی تھی۔ لیکن اب تک جو رقم وصول ہوئی وہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ براہ مہربانی لجنات اماء اللہ کے عہدہ داران اپنی ذمہ واری کو سمجھتے ہوئے مستورات سے جلد سے جلد چندہ وصول کرکے بھجوائیں اور نہ صرف اپنی شاندار روایات کو قائم رکھنے کی کوشش کریں۔ بلکہ پہلے سے بھی بڑھ کر اس راہ میں قربانی سے کام لیں۔ یہ چندہ بہت جلد وصول ہو جانا چاہیئے۔ ابھی بہت سی لجنات ایسی ہیں جن کی طرف سے وعدہ بھی نہیں آیا۔

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

انسپکٹران مجلس خدام الاحمدیہ اور دورہ جات

مندرجہ ذیل اضلاع کی مجالس کے دورہ کیلئے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ انسپکٹران یہاں سے روانہ ہو رہے ہیں۔ لہٰذا جملہ مجالس کے عہدہ داران اور خدام الاحمدیہ سے گذارش کی جاتی ہے کہ وہ گذشتہ اٹھارہ سال کے مقابلہ میں بڑھ چڑھ کر مالی قربانی پیش کرنے کے لئے تیار رہیں۔ اور یہ امر پیش نظر رکھیں۔ کہ امسال تمام گذشتہ بقایا جات کی بشاشت قلبی کے ساتھ ادائیگی اور ہر ایک قسم کے تعاون کی درخواست کی جاتی ہے تاکہ متعلقہ انسپکٹران مجوزہ پروگرام کے مطابق کام ختم کر سکیں۔

(۱) مکرم چوہدری بدر سلطان صاحب اختر۔ اضلاع سرگودھا۔ میانوالی۔

(۲) مکرم الطاف خانصاحب " شیخوپورہ۔ گوجرانوالہ۔ منٹگمری

(۳) مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب " خیرپور۔ نوابشاہ۔ سانگھڑ میرپور خاص۔ حیدرآباد۔ دادو۔ لاڑکانہ۔ سکھر۔ جیکب آباد۔ ٹھٹھہ اور کوئٹہ

مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

دعائے مغفرت

(۱) مکرمہ حسن بی بی صاحبہ بیوہ قاری غلام رستم صاحب مرحوم انسپکٹر پولیس آف قادیان مؤرخہ ۱۲ جنوری ۱۹۵۶ء بعمر قریباً نوّے سال اپنے گاؤں بابا نوالہ ضلع گجرات میں وفات پا گئی ہیں انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ اور موصیہ تھیں۔ باوجود معمولی لکھی پڑھی ہونے کے قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کرنے والی۔ پابند صوم و صلوٰۃ اور کثرت سے تہجد و نوافل پڑھا کرتی تھیں۔ عموماً درود شریف اور دعائیہ کلمات کا ورد کرتی رہتی تھیں۔ قادیان سے ہجرت کرنے کے بعد اپنے گاؤں میں چلی گئی تھیں۔ گاؤں میں احمدی دوست موجود نہ تھے۔ لہٰذا احباب کی خدمت میں جنازہ غائب پڑھنے کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ و مغفورہ کو اپنی رحمت کی چادر میں ڈھانپے۔ آمین (اے آر حنیف ہاشمی تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

(۲) میرے برادر نسبتی ظفر الحق خانصاحب اے۔ ڈی۔ ایم (ریٹائرڈ) کیمبل پور میں حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے ہیں انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب ان کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔ ملک غلام فرید ۸ ٹمپل روڈ لاہور

(۳) میرے والد محترم مولوی عبد العزیز صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر امیر جماعت احمدیہ چک سکندر ضلع گجرات ۶ جنوری ۱۹۵۷ء چند روز بیمار رہ کر بروز جمعہ اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے مرحوم بہت سے صفات حمیدہ رکھتے تھے۔ صحابی اور موصی تھے۔ آپ کو امانتاً چک سکندر ۷ جنوری کو سپرد خاک کر دیا گیا۔ دوستوں سے استدعا ہے کہ مرحوم کی بلندی درجات کے لئے اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔ کیپٹن عبد المجید ۵۰۲ ورکشاپ راولپنڈی

(۴) میرا عزیز بھائی چوہدری محمد اسلم رئیس جو ڈاڈر سینی ٹوریم میں داخل تھا ۱۲-۱۳ جنوری ۵۷ء کی درمیانی شب کو اپنے مالک حقیقی سے جا ملا ہے انا للہ و انا الیہ راجعون احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت کے اعلیٰ مقام میں جگہ دے اور خاکسار کے (م)

اعلان برائے توجہ سیکرٹریان مال

بعض سیکرٹریان مال حصہ آمد کی رقوم بھیجتے وقت تفصیل بالکل ہی نہیں دیتے۔ بعض موصیوں کے نام تو لکھ دیتے ہیں لیکن نمبر وصیت نہیں لکھتے اور بعض صرف نمبر وصیت لکھ دیتے ہیں اور ان میں سے بعض نمبر غلط ہوتے ہیں اور اسی طرح مستورات کے نام نہیں لکھتے بلکہ صرف اہلیہ فلاں لکھ دیتے ہیں۔ سو اس طرح کی نامکمل اطلاع کی وجہ سے ایک عرصہ رقوم درج کھاتہ نہیں ہو سکتیں۔ لہٰذا حسابات کی درستی کے لئے ضروری ہے کہ

(۱) رقم بھیجتے وقت اس کی مکمل تفصیل دی جائے۔ نام معہ نمبر وصیت لکھے جائیں۔ اگر کسی موصی کا نمبر وصیت معلوم نہ ہو تو اس کی ولدیت لکھی جائے۔

(۲) مستورات کے نام معہ زوجیت لکھے جائیں۔

(۳) حصہ آمد کی رقوم الگ اور جائداد کی الگ لکھی جائیں۔ اکٹھی نہ لکھی جائیں۔

(۴) اگر کسی جماعت میں ایک ہی نام کے ایک سے زیادہ موصی ہوں تو ان کی ولدیتیں بھی لکھی جائیں۔

(۵) اگر کوئی موصی دوسری جماعت سے تبدیل ہو کر آئے تو اس کے نام کے سامنے لکھ دیا جائے کہ فلاں جگہ سے تبدیل ہو کر آئے ہیں۔

(۶) نیز ایک ہی کوپن کی تفصیل میں ایک ہی موصی کی رقم الگ الگ نہ لکھی جائے بلکہ ایک ہی جگہ لکھی جائے۔ پس اگر احباب ان مندرجہ بالا باتوں پر عمل کریں تو حساب کی درستی میں بہت مدد مل سکتی ہے۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) لائیبیریا (مغربی افریقہ) میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق نیا مشن کھولا گیا ہے۔ ہمارے مبلغ جناب صوفی محمد اسحٰق صاحب مذکورہ مشن کا چارج لینے کے لئے روانہ ہو چکے ہیں۔ احباب جماعت اس نئے مشن کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں اسی طرح مغربی افریقہ میں تمام مبلغین کے لئے بھی احباب دعائیں جاری رکھیں

(نائب وکیل التبشیر ربوہ)

(۲) خاکسار کے والد بزرگوار جناب چوہدری شریف احمد صاحب منیجر ایشو افریقن کمپنی کراچی عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار چلے آ رہے ہیں۔ پہلے کی نسبت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے کافی آرام ہے دماغ پر فی الحال اثر باقی ہے۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔

(رشید احمد شاہین کراچی)

لاہور تبدیل ہو کر آنے والے احباب کی خدمت میں

مغربی پاکستان کے واحد صوبہ بن جانے کے باعث بہت سے احمدی احباب تبدیل ہو کر کراچی سے لاہور آ رہے ہیں۔ ایسے احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ لاہور میں اپنے رہائشی پتہ جات کی اطلاع جماعت احمدیہ لاہور کے مرکزی دفتر واقعہ ۱۳ ٹمپل روڈ میں خود تشریف لاکر یا بذریعہ ڈاک دیدیں تاکہ ان کو لاہور کی تنظیم میں شامل کیا جا سکے اور لاہور میں ان کی تشریف آوری کی اطلاع مکرم جناب امیر صاحب کی خدمت میں پیش کی جا سکے۔ نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور

پتہ مطلوب ہے

(۱) میاں شمس ابراری معرفت محمد ابراہیم اینڈ کمپنی رحمت بلڈنگ صدر گھاٹ روڈ چٹاگانگ کا موجودہ ایڈریس درکار ہے جو دوست ان کے موجودہ ایڈریس سے آگاہ ہوں وہ دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں یا اگر وہ خود اعلان پڑھیں تو اپنے ایڈریس سے اطلاع دیں۔ (نظارت بیت المال)

(۲) شیخ نیمر علی پسر قاضی اصغر علی صاحب ساکنہ میرٹھ (بھارت) سے پاکستان تشریف لے آئے ہیں ان کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ جو دوست ان کے ایڈریس سے آگاہ ہوں۔ وہ نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے ایڈریس کی اطلاع دیں۔ ناظر بیت المال ربوہ

(م) خاندان کو ہمیشہ ہمیش کے لئے اس مرض سے نجات دے آمین۔ میرے خاندان میں اس مرض سے یہ پانچویں وفات ہے۔

چونکہ ڈاڈر میں صرف چار پانچ احمدی جنازہ میں شریک ہوئے تھے اس لئے احباب سے جنازہ غائب پڑھنے کی درخواست ہے۔

بشیر احمد رئیس مالک سیالکوٹ ریڈیو کارپوریشن مردان

روس سے آنے والے جرمنی قیدی

بون ۱۸ جنوری۔ مغربی جرمنی کے حکام نے ان ۵۰۷ جرمن قیدیوں کو عارضی طور پر آزاد کر دیا ہے۔ جنہیں حال ہی میں روس سے یہاں بھیجا گیا ہے۔ لیکن انہیں اپنے گھروں کو جانے کی اجازت دینے سے پہلے یہ بتا دیا گیا ہے۔ چونکہ روسیوں نے ان پر ناقابل معافی بے رحمی کے الزامات عائد کئے ہیں۔ اسلئے حکومت جرمن ان کے خلاف عائد کردہ الزامات کی تفتیش کرنے کے بعد جرمن قانون کے مطابق کارروائی کرے گی۔

جرمنی کے دفتر خارجہ کو ابھی تک روس سے ان الزامات کے متعلق دستاویزات موصول نہیں ہوئیں۔

جرمن حکام نے ان قیدیوں کے ناموں کا انکشاف نہیں کیا۔ لیکن باور کیا جاتا ہے کہ ان میں ایک مارشل کیٹس کا لڑکا میجر آرنلڈ ولیم کیٹس بھی شامل ہے۔ فیلڈ مارشل کیٹس کو ۱۹۴۶ء میں پھانسی دے دی گئی تھی۔

اگلے ۱۲ گھنٹوں کے اندر اندر روس سے تقریباً ۵۰۰ مزید اپاہج قیدی یہاں پہنچنے والے ہیں۔ اس وقت تک روسی ایسے تقریباً دس ہزار جنگی قیدیوں کو رہا کر چکے ہیں۔ جن کی رہائی کا وعدہ انہوں نے ڈاکٹر ایڈنائر سے کیا تھا۔

پولینڈ کا تجارتی وفد پاکستان آئیگا

کراچی ۱۸ جنوری۔ عوامی جمہوریہ پولینڈ کا ایک تجارتی وفد محکمہ بیرونی تجارت کے افسر اعلیٰ کی قیادت میں ۲۵ جنوری کو وفاقی دارالحکومت میں پہنچ رہا ہے۔ وفد پاکستان کے ساتھ نیا تجارتی معاہدہ بھی کرے گا۔

وفد میں بیرونی تجارت کے محکمے نیشنل بنک اور مشینری کے نمائندے بھی شامل ہیں۔

تجارتی نرخ

لاہور مارکیٹ

غلہ، گندم ۱۲/۰ تا ۱۳/۰ روپے من آٹا ۱۲/۱۱ تا ۱۲/۸ ماش سیاہ ثابت ۲۱/۰ تا ۲۳/۰ ماش سبز ثابت ۲۳/۰ تا ۲۴/۰ مونگ ثابت ۱۷/۰ تا ۱۹/۸ مسور ثابت ۱۰/۸ تا ۱۶/۰ وال ۱۳/۰ چنے ۱۱/۶ کابلی چنے ۱۱/۰ تا ۱۳/۰ گڑ ۱۵/۰ تا ۲۲/۰ شکر ۲۰/۰ تا ۲۳/۰ چینی دیسی ۲۰/۰ تا ۲۶/۰ توریہ ۱۲/۰ تا ۱۴/۰ کھل توریہ ۸/۵ کھل بنولہ ۷/۱ من ۱۱/۱۲ تا ۱۲/۸ مع بوری باسمتی ۳۳/۰ تا ۳۲/۰ پرمل ۱۹/۰ سندھی ۱۳/۸

تیل، تیل توریہ ۳۴/۰ تا ۳۴/۸ تیل بنولہ ۲۶/۸ تا ۲۷/۸ تیل ناریل ۱۱۰/۰ تیل تلی ۶۷/۰ تا ۷۰/۰ دیسی گھی ۱۷۰/۰ تا ۱۸۲/۸ بناسپتی گھی ۲۸/۸ تا ۲۹ ٹین۔

کریانہ، سرخ مرچ ۳۰/۰ تا ۳۴/۰ کالی مرچ ۳۷/۰ تا ۴۴/۰ رنگ ۵۷/۰ الائچی ڈوڈہ ۳۷/۰ الائچی خورد ۳۴/۰ سیر ہلدی ۹۸/۰ نمک ۴/۸ دیسی صابن ۴/۰ تا ۴/۲

خشک میوہ، بادام ۷۵/۰ تا ۹۷/۰ کشمش ۷۴/۰ تا ۸۰/۰ کھوپرا ۸۵/۰ خوبانی ۵۵/۰ تا ۵۰/۰ اخروٹ ۱۲۰/۰ تا [illegible] ۳۳/۰ گری بادام ۲۵۰/۰ چھوہارہ ۲۵/۰ تا ۳۲/۰ روپے۔

صرافہ، سونا ۱۰۳/۱۲ تا ۱۰۴/۸ فی تولہ پونڈ ۷۷/۰ روپے فی عدد چاندی ٹکسالی ۱۵۸/۰ سو تولہ چاندی ۱۶۶/۰ تا ۱۶۳/۰ سو تولہ (رینگو ربوہ)

جرمنی کے ممتاز صنعتکار پاکستان آئینگے

بون ۱۸ جنوری۔ جرمنی کے ممتاز صنعتکار فروری میں وسطی امریکہ اور مشرقی علاقوں کا وسیع پیمانے پر دورہ کریں گے۔ اس کے بعد یہ لوگ جاپان انڈونیشیا پاکستان اور برما میں جائینگے اس وفد کے قائد جرمن صنعت کاروں کی وفاقی انجمن کے [illegible] گے

مکہ ریڈیو سے مسودہ دستور کا خیر مقدم

جدہ ۱۸ جنوری مکہ ریڈیو نے پاکستان کے دستوری بل کو سراہتے ہوئے کہا ہے کہ دستور بنانے والوں کا مقصد عوام اور ملک کی بہبودی ہے اور اس کے ساتھ ہی دستور کی بنیادیں اسلامی اصولوں پر قائم کی گئی ہیں۔ نشریہ میں مزید کہا گیا ہے کہ اگر دستور کے اصولوں پر عملدرآمد کیا گیا تو پاکستان ایک مثالی اسلامی سلطنت بن جائیگا۔ مکہ ریڈیو نے پاکستان کو مبارکباد دی ہے اور کامیابی اور ترقی کیلئے بھی دعا کی ہے

شادی بیاہ سے متعلق امور کا سوالنامہ

جواب بھیجنے کی تاریخ میں توسیع

کراچی ۱۸ جنوری۔ شادی بیاہ اور خانگی معاملات سے متعلق سوالنامہ کے جواب بھیجنے کی آخری تاریخ مزید ایک ماہ بڑھا دی گئی ہے اب ان سوالات کے جواب ۱۵ فروری تک بھیجے جاسکیں گے۔ سوالنامہ کے فارموں کی روز افزوں مانگ کے پیش نظر مزید دو ہزار فارم چھپوائے گئے ہیں۔ فارم حاصل کرنے اور جواب بھیجنے کے لئے ڈائریکٹر آف اسلامک کلچر پاکستان کلب روڈ لاہور سے رجوع کرنا چاہیئے

آئین کی منظوری کے بعد مارچ ۵۷ء میں عام انتخابات ہو سکیں گے

کراچی ۱۸ جنوری۔ مرکزی وزیر قانون مسٹر آئی آئی چندریگر نے کل ایک ملاقات میں بتایا کہ مخلوط پارٹی اسبات کی ہر ممکن کوشش کرے گی کہ مجلس دستور ساز مسودہ آئین کو آئندہ ماہ کے آخر تک منظور کرلے مسٹر چندریگر نے بتایا کہ اگر مسودہ آئین پروگرام کے مطابق منظور ہو گیا۔ تو آئندہ عام انتخابات مارچ ۵۷ء میں ہو سکیں گے۔

وزیر قانون نے بتایا کہ مسودہ آئین کی منظوری کے بعد مجلس دستور ساز میں عوام کی نمائندگی کا بل پیش کر دیا جائے گا۔ جس کے ذریعے ملک کے عام انتخابات کے بارے میں ضوابط وقوانین کا اہتمام کیا جائے گا۔ آپ نے کہا اس سے اگلا قدم صوبائی و مرکزی مجالس قانون ساز کے لئے انتخابی حلقوں کا تعین ہوگا۔ جس کے بعد انتخابی فہرستیں مرتب کی جائیں گی۔ مسودہ آئین کے متعلق بعض حلقوں کی نکتہ چینی کا ذکر کرتے ہوئے وزیر قانون نے بتایا کہ یہ اعتراضات کچھ ایسے نہیں کہ مسودہ آئین کی منظوری کی راہ میں حائل ہوں

مغربی پاکستان عبوری اسمبلی کے ۳۷ امیدوار بلامقابلہ منتخب ہو گئے

ان میں وزیر اعلیٰ مغربی پاکستان ڈاکٹر خان صاحب بھی شامل ہیں

لاہور ۱۹ جنوری۔ صوبہ کے مختلف انتخابی اضلاع میں بعض امیدواروں کے کاغذات نامزدگی کی واپسی کے باعث مغربی پاکستان عبوری اسمبلی کے ۱۸ اور امیدوار بلامقابلہ منتخب ہو گئے ہیں۔ اس سے پہلے ۱۲ جنوری کو کاغذات نامزدگی کی جانچ پڑتال کے بعد ۱۹ امیدوار بلامقابلہ کامیاب ہو گئے تھے۔ کل جو امیدوار کامیاب ہوئے ہیں ان میں مغربی پاکستان کے وزیر اعلیٰ ڈاکٹر خان صاحب بھی شامل ہیں۔ ضلع پشاور کے امیدوار خان کریم جان خان کل انتخابات سے دست بردار ہو گئے اس کے بعد پشاور کی گیارہ نشستوں کے لئے اتنے ہی امیدوار رہ گئے تھے۔ جو سب کے سب منتخب ہو گئے۔ پشاور کی خواتین کی نشست سے بیگم ممتاز جمال پہلے ہی بلامقابلہ کامیاب ہو گئی تھیں۔

ضلع راولپنڈی سے پانچ امیدوار بلامقابلہ منتخب ہو گئے ہیں۔ اس ضلع کے دوسرے پانچ امیدواروں نے اپنے کاغذات نامزدگی واپس لے لئے ہیں۔ اس ضلع سے کامیاب امیدواروں میں شیخ مسعود صادق (سابق پنجاب کے ایک سابق وزیر صنعت) بھی ہیں۔

لاہور کے مسلم خواتین کے حلقہ سے بیگم شاہنواز بلامقابلہ منتخب ہو گئی ہیں۔ اس ضلع سے دوسرے بلامقابلہ کامیاب ہونے والے امیدوار سندر داس ہیں آپ غیر مسلم کی نشست سے کامیاب ہوئے۔ ان دونوں کے خلاف امیدواروں نے اپنے کاغذات واپس لے لئے تھے۔ باقی ۳۴ نشستوں کے لئے آج پولنگ ہو رہا ہے

افغانستان اور روس کا معاہدہ

کابل ۱۹ جنوری۔ افغانستان اور روس کے درمیان ۱۹۳۱ء میں جنگ نہ کرنے کا معاہدہ ہوا تھا۔ دونوں حکومتوں نے اس کی توثیق کر دی ہے۔ حال ہی میں روسی لیڈر مارشل بلگانن اور مسٹر کرسچیف جب کابل آئے تھے تو انہوں نے کابل حکومت کے نمائندوں سے اس موضوع پر بھی بات چیت کی تھی اور دونوں... حکومتوں نے اس معاہدے کو جاری رکھنے کا فیصلہ کیا تھا۔۔

پاک افغان نزاع کے بارے میں
حکومت پاکستان کے اہم فیصلے

کراچی ۱۹ جنوری۔ با اختیار ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان نے پاک افغان نزاع کے بارے میں بعض اہم فیصلے کئے ہیں۔ ان ذرائع نے فیصلوں کی نوعیت بتانے سے انکار کر دیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ان فیصلوں کی روشنی میں بعض اہم اقدامات کئے جائیں گے۔

دریں اثنا کابل ریڈیو نے پاکستان کے خلاف معاندانہ پروپیگنڈا بدستور جاری رکھا ہوا ہے پاک افغان سرحد پر معمولی نوعیت کے حادثات کی اطلاع بھی ملی ہے۔

تجارتی معاہدہ کی توثیق

کراچی ۱۹ جنوری۔ شام اور پاکستان کے درمیان جو معاہدہ گذشتہ ماہ ہوا تھا۔ دونوں حکومتیں عنقریب اس کی توثیق کر دیں گی۔ یہ معاہدہ توثیق کی تاریخ سے ایک سال تک کے لئے ہوگا اور اس کی رو سے پاکستان شام کو دوسری چیزوں کے علاوہ چائے کھالیں۔ ڈاکری اور کھیلوں کا سامان بھی دے گا۔ اور شام مصنوعی ریشمی دھاگہ اور شیشہ پاکستان بھیجے گا۔

میناماتی میں کھدائی شروع ہو گئی

ڈھاکہ ۱۹ جنوری مشرقی بنگال میں میناماتی کے مقام پر آثار قدیمہ کی تلاش کے لئے کھدائی شروع کر دی گئی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہاں آٹھویں اور بارھویں صدی عیسوی کی ایک ایسی تہذیب کے آثار مدفون ہیں جس پر بدھ مت کا بہت زیادہ اثر تھا

مشرق وسطیٰ میں اشتراکی سرگرمیاں روکنے کی تدابیر

ایران، عراق، ترکیہ، لبنان اور اردن میں معاہدہ ہو گیا

بغداد ۱۹ جنوری۔ یہاں مشرق وسطیٰ کے پانچ ملکوں کی جو بات چیت ہو رہی ہے۔ اس میں انہوں نے اشتراکی سرگرمیوں پر نگاہ رکھنے کے منصوبے مرتب کئے ہیں ــــ ایران، لبنان، اردن، عراق اور ترکیہ کے نمائندوں نے اپنی سلامتی کی ایسی مشترکہ تدابیر اختیار کی ہیں جن کو پانچوں ملک عملی جامہ پہنائیں گے۔

پانچ ملکوں کی کانفرنس میں جو فیصلے کئے گئے ہیں۔ ان میں اشتراکی اور دوسرے تخریبی عناصر کو اس علاقہ میں داخل ہونے سے روکنا۔ اس علاقہ کی تخریبی تحریکوں کے درمیانی رابطوں کو ختم کرنا۔ اشتراکیوں کی سرگرمیوں اور پروپیگنڈے کو کچلنا اور تخریب کی کوششوں کے بارے میں معلومات کا تبادلہ کرنا شامل ہے۔ کانفرنس میں شریک ہونے والے ملکوں کے نمائندوں نے امید ظاہر کی ہے کہ اس معاہدے سے پورے مشرق وسطیٰ کی سلامتی کو تقویت پہنچے گی۔

پُرامن مقاصد کے لئے جوہری توانائی

لندن ۱۹ جولائی۔ برطانیہ کے جوہری قوت کے تحقیقاتی ادارہ واقع ہارویل میں ایک نئی قسم کے ری ایکٹر کے کامیاب تجربات کئے گئے ہیں۔ اس نئے ری ایکٹر کا نام "زیرس" ہے شمالی سکاٹ لینڈ میں ڈونری کے مقام پر جو پاور سٹیشن کام کر رہا ہے۔ موجودہ ایکٹر اس سے زیادہ تیز اور زیادہ قوت پیدا کرنے والا ہے ان تجربات کی کامیابی کا اعلان جوہری توانائی کے ادارہ کے ایک ترجمان نے کیا ہے اس نے بتایا ہے کہ آئندہ دو ایک ہفتوں میں ذیوس ری ایکٹر باقاعدہ استعمال میں آنے لگے گا۔ یہ ری ایکٹر ہارویل میں گذشتہ سال کے شروع سے زیر تعمیر ہے

سیالکوٹ میں ایندھن کی گرانی

سیالکوٹ ۱۹ جنوری موسم سرما کے شروع ہی سے ضلع سیالکوٹ میں جلانے کی لکڑی کی قیمتیں بہت بڑھ گئی ہیں۔ گیلی لکڑی کی قیمت ساڑھے تین سے چار روپے فی من تک پہنچ چکی ہے۔ اسی طرح کوئلہ کی قیمت بھی سات روپے سے بڑھ کر بارہ روپے من تک پہنچ چکی ہے۔

کارخانوں اور فیکٹریوں میں جلانے والے کوئلہ کی بڑی قلت محسوس کی جا رہی ہے۔ جس سے صنعتی پیداوار پر بڑا اثر پڑ رہا ہے صنعت کاروں نے کول کمشنر کو اس سلسلے میں تاریں بھیجی ہیں۔

چین کی نائب صدر کراچی آئیں گی

کراچی ۱۹ جنوری۔ چین کی عوامی جمہوریہ کی نائب صدر مادام تن سنگ لی پیر کے روز ایک ہفتے کے دورہ پر کراچی پہنچ رہی ہیں۔ آپ حکومت پاکستان کی دعوت پر کراچی آ رہی ہیں آپ کے ہمراہ دس اور اشخاص بھی ہوں گے۔ جن میں دو عوامی کانگرس کی مجلس قائمہ کے رکن ہیں۔

روس جنگی صنعت پر زور دے رہا ہے!

واشنگٹن ۱۹ جنوری۔ وزیر خارجہ ڈلس نے کل سوویٹ یونین کے تازہ ترین پنج سالہ منصوبے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اس منصوبے میں اشیائے صرف کی پیداوار کو کم کر کے بڑی صنعتوں کو ترقی دینے پر زور دیا گیا ہے۔

سوویٹ یونین نے اس منصوبے کا اعلان اتوار کو کیا تھا۔ اس میں صنعتی اور زرعی پیداوار میں اضافہ پر زور دیا گیا ہے۔ اور اس سلسلے میں بڑی صنعتوں کو اولیت دی گئی ہے۔ مسٹر ڈلس نے کہا کہ سوویٹ منصوبے کے بڑی صنعتوں سے متعلق حصے سے یہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ جنگی صنعت پر زور دیا جا رہا ہے۔

نواب صفوی کو گولی مار دی گئی

تہران ۱۹ جنوری۔ ایران کی انتہا پسند جماعت "فدایان اسلام" کے لیڈر نواب صفوی اور تین دوسرے اشخاص کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ انہیں ۱۹۵۱ میں وزیر اعظم رزم آرا کو ہلاک کرنے اور گذشتہ سال کے آخر میں وزیر اعظم حسین اعلیٰ پر قاتلانہ حملہ کے الزام میں سزائے موت کا حکم سنایا گیا تھا۔ نواب صفوی کو ۱۹۵۱ء میں گرفتار کیا گیا تھا۔ لیکن بعد میں پارلیمنٹ نے ایک قانون کے ذریعے ان کی سزا معاف کر دی تھی۔